

خطبہ (۱۲۰)

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جب خوارج تکلیف کے نہ ماننے پر اڑ گئے تو حضرت ان کے پڑاؤ کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: کیا تم سب کے سب ہمارے ساتھ صفین میں موجود تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کچھ تھے اور کچھ نہیں تھے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ: پھر تم دو گروہوں میں الگ الگ ہو جاؤ: ایک وہ جو صفین میں موجود تھا اور ایک وہ جو وہاں موجود نہ تھا تاکہ میں ہر ایک سے جو گفتگو اس سے مناسب ہو وہ کروں۔

قَالَ لِلْخَوَارِجِ وَقَدْ خَرَجَ إِلَى مَعْسَكِهِمْ وَهُمْ مُقِيمُونَ عَلَى انْكَارِ الْحُكُومَةِ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَكُلُّكُمْ شَهِدٌ مَعَنَا صِفِّينَ؟ فَقَالُوا: مِنَّا مَنْ شَهِدَ وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَشْهَدْ. قَالَ: فَأَمْتَارُوا فِرْقَتَيْنِ، فَلْيَكُنْ مِّنْ شَهِدٍ صِفِّينَ فِرْقَةً، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْهَا فِرْقَةً، حَتَّىٰ أَكَلَمَ كَلًّا مِّنْكُمْ بِكَلَامِهِ.

اور لوگوں سے پکار کر کہا کہ: بس اب (آپس میں) بات چیت نہ کرو اور خاموشی سے میری بات سنو اور دل سے توجہ کرو اور جس سے ہم گواہی طلب کریں وہ اپنے علم کے مطابق (جوں کی توں) گواہی دے۔

وَ نَادَى النَّاسَ، فَقَالَ: أَمْسِكُوا عَنِ الْكَلَامِ، وَ أَنْصِتُوا لِقَوْلِي، وَ أَقْبِلُوا بِأَفْعِدَتِكُمْ إِلَيَّ، فَمَنْ نَشَدْنَا شَهَادَةً فَلْيَقُلْ بِعَلْمِهِ فِيهَا.

پھر حضرت نے ان لوگوں سے ایک طویل گفتگو فرمائی۔ منجملہ اس کے یہ فرمایا کہ: جب ان لوگوں نے حیلہ و مکر اور جعل و فریب سے قرآن (نیزوں پر) اٹھائے تھے تو کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ: وہ ہمارے بھائی بناؤ اور ہمارے ساتھ (اسلام کی) دعوت قبول کر نیوالے ہیں۔ اب چاہتے ہیں کہ ہم جنگ سے ہاتھ اٹھالیں اور وہ اللہ سبحانہ کی کتاب پر (سمجھوتا کیلئے) ٹھہر گئے ہیں، صحیح رائے یہ ہے کہ انکی بات مان لی جائے اور انکی گلو خلاصی کی جائے، تو میں نے تم سے کہا تھا کہ اس چیز کے باہر ایمان اور اندر کینہ و عناد ہے۔ اسکی ابتدا شفقت و مہربانی اور نتیجہ ندامت و پشیمانی ہے۔ لہذا تم اپنے رویہ پر ٹھہرے رہو اور اپنی راہ پر مضبوطی سے جمے رہو اور جہاد کیلئے اپنے دانتوں کو بھینچ لو اور اس چلانے والے ملک کی طرف دھیان نہ دو کہ اگر اس کی آواز پر لپیک کہی گئی تو یہ گمراہ

ثُمَّ كَلَّمَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكَلَامٍ طَوِيلٍ، مِنْ جُمْلَتِهِ أَبُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلَمْ تَقُولُوا عِنْدَ رُفْعِهِمُ الْمَصَاحِفَ - حِيلَةً وَ غِيْبَةً وَ مَكْرًا وَ خَدِيْعَةً -: إِخْوَانُنَا وَ أَهْلُ دَعْوَتِنَا اسْتَقَالُونَا وَ اسْتَوَاحُوا إِلَى كِتَابِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ، فَالرَّأْيُ الْقَبُولُ مِنْهُمْ وَ التَّنْفِيسُ عَنْهُمْ؟ فَقُلْتُ لَكُمْ: هَذَا أَمْرٌ ظَاهِرُهُ إِيْمَانٌ وَ بَاطِنُهُ عُدْوَانٌ، وَ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ آخِرُهُ نَدَامَةٌ، فَأَقْبِلُوا عَلَى شَأْنِكُمْ، وَ الزُّمُوا طَرِيقَتِكُمْ، وَ عَضُّوا عَلَى الْجِهَادِ بِنَوَاجِدِكُمْ، وَ لَا تَلْتَفِتُوا إِلَى نَاعِي تَعَقٍ:

کر یگا اور اگر اسے یونہی رہنے دیا جائے تو ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔
 (لیکن) جب تحکیم کی صورت انجام پاگئی تو میں تمہیں دیکھ رہا تھا کہ تم ہی اس پر رضامندی دینے والے تھے۔ خدا کی قسم! اگر میں نے اس سے انکار کر دیا ہوتا تو مجھ پر اس کا کوئی فریضہ واجب نہ ہوتا اور نہ اللہ مجھ پر اس (کے ترک) کا گناہ عائد کرتا اور قسم بخدا اگر میں اس کی طرف بڑھا تو اس صورت میں بھی میں ہی وہ حق پرست ہوں جس کی پیروی کی جانا چاہیے اور کتاب خدا میرے ساتھ ہے اور جب سے میرا اس کا ساتھ ہوا ہے میں اس سے الگ نہیں ہوا۔ ہم (جنگوں میں) رسول ﷺ کے ساتھ تھے اور قتل ہونے والے وہی تھے جو ایک دوسرے کے باپ، بیٹے، بھائی اور رشتہ دار ہوتے تھے، لیکن ہر مصیبت اور سختی میں ہمارا ایمان بڑھتا تھا اور حق کی پیروی اور دین کی اطاعت میں زیادتی ہوتی تھی اور زخموں کی ٹیسوں پر صبر میں اضافہ ہوتا تھا۔

مگر اب ہم کو ان لوگوں سے کہ جو اسلام کی رو سے ہمارے بھائی کہلاتے ہیں جنگ کرنا پڑ گئی ہے، چونکہ (انکی وجہ سے) اس میں گمراہی، کجی، شہمات اور غلط سلط تاویلات داخل ہو گئے ہیں تو جب ہمیں کوئی ایسا ذریعہ نظر آئے کہ جس سے (ممکن ہے) اللہ ہماری پریشانیوں کو دور کر دے اور اسکی وجہ سے ہمارے درمیان جو باقی ماندہ (لگاؤ) رہ گیا ہے، اسکی طرف بڑھتے ہوئے ایک دوسرے سے قریب ہوں تو ہم اسی کے خواہشمند رہینگے اور کسی دوسری صورت سے جو اسکے خلاف ہو ہاتھ روک لینگے۔

--☆☆--

إِنْ أُجِيبَ أَضَلَّ، وَإِنْ تُرِكَ ذَلَّ.
 وَقَدْ كَانَتْ هَذِهِ الْفَعْلَةُ، وَقَدْ رَأَيْتُكُمْ
 أَعْطَيْتُمُوهَا، وَاللَّهِ! لَعْنُ أَبِيئْتَهَا مَا وَجَبَتْ
 عَلَيَّ فَرِيضَتُهَا وَلَا حَمَلَنِي اللَّهُ ذَنْبَهَا،
 وَاللَّهِ! إِنْ جُنْتُهَا إِنِّي لِلْمَحِقِّ الَّذِي يُتَّبَعُ،
 وَإِنَّ الْكِتَابَ لَمَعِي، مَا فَارَقْتُهُ مِذْ صَحِبْتُهُ.
 فَلَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَإِنَّ
 الْقَتْلَ لَيَدُورُ عَلَى الْأَبَاءِ وَالْأَبْنَاءِ وَالْإِخْوَانَ
 وَالْقَرَابَاتِ، فَمَا نَزَادُ عَلَى كُلِّ
 مُصِيبَةٍ وَشِدَّةٍ إِلَّا إِيْمَانًا، وَمُضِيًّا عَلَى
 الْحَقِّ، وَتَسْلِيمًا لِلْأَمْرِ، وَصَبْرًا عَلَى
 مَمَضِ الْجِرَاحِ.

وَ لَكِنَّا إِنَّمَا أَصْبَحْنَا نُقَاتِلُ
 إِخْوَانَنَا فِي الْإِسْلَامِ عَلَى مَا دَخَلَ
 فِيهِ مِنَ الزَّيْغِ وَالْإِعْوَجَاجِ، وَالشُّبُهَةِ
 وَالتَّأْوِيلِ، فَإِذَا طِغْنَا فِي خَصَلَةٍ يَلْمُ
 اللَّهُ بِهَا شَعْنَنَا، وَتَتَدَانِي بِهَا إِلَى
 الْبُقِيَّةِ فِيمَا بَيْنَنَا، رَغْبَنَا فِيهَا،
 وَأَمْسَكْنَا عَمَّا سِوَاهَا.

-----☆☆-----

ط ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ یہ خطبہ تین ایسے ٹکڑوں پر مشتمل ہے جو ایک دوسرے سے غیر مربوط ہیں۔ چونکہ علامہ سید رضیؒ حضرتؒ کے خطوط کا کچھ حصہ منتخب کرتے تھے اور کچھ درج نہ کرتے تھے جس سے سلسلہ کلام ٹوٹ جاتا تھا اور ربط برقرار نہ رہتا تھا۔ چنانچہ ایک ٹکڑا «وَإِنْ تُرِكَ ذَلَّ» پر اور دوسرا «وَ صَبْرًا عَلَى مَمَضِ الْجِرَاحِ» پر ختم ہوتا ہے اور تیسرا آخر کلام تک ہے۔

ط اس سے معاویہ یا عمرو بن مائل مراد ہے۔